MID-TERM SCHOOL-BASED ASSESSMENT (SBA) 2025-26

PECTAA

GRADE-8

SUBJECT: URDU

[Part A: 15 Marks Part B: 35 Marks Total: 50 Marks]

Pjp.org.pk

School Name: ____________________

Student Name: ____________________ Roll Number: ____________________ Section: ____________________

حصہ اول: معروضی سوالات

سوال نمبر 1: مشکل میں مبتلا شخص کے لیے معمولی مدد بھی بہت ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر ضرب المثل بولی جاتی ہے:

(a) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ (b) حساب جو جو بخشش سو سو۔

(c) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ (d) پاک رہو بے باک رہو۔

سوال نمبر 2: "مٹھی بھر فوج نے بہت سے دہشت گردوں کا صفایا کر دیا۔" لفظ "مٹھی بھر" اسم صفت کی قسم ہے:

(a) صفت ذاتی (b) صفت مقداری (c) صفت نسبتی (d) صفت عددی

Pjp.org.pk

سوال نمبر 3: "ٹریفک حادثات میں کئی افراد شدید زخمی ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔" ان حادثات سے بچاؤ ممکن ہے:

(a) ٹریفک کے قوانین کی پابندی کر کے (b) گاڑیوں کا استعمال کم سے کم کر کے

(c) الگ الگ گاڑیوں کا استعمال کر کے (d) ہر قسم کے سفر پر پابندی لگا کر

سوال نمبر 4: کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب // آؤ ہم بھی کریں سیر کوہِ طور کی
اس شعر میں تلمیح ہے:

(a) فرض (b) جواب (c) سیر (d) کوہِ طور

سوال نمبر 5: لفظ "اعتبار" کا درست تلفظ ہے:

(a) اَعتبار (b) اُعتبار (c) اِعتبار (d) اَعتبار

سوال نمبر 6: "بھر لایا ہے سرخ پیالہ جا کر باغ سے اسے اُٹھالا۔" اس پہیلی کی درست بوجھ ہے:

(a) مرچ (b) گاجر (c) چقندر (d) گلاب کا پھول

CamScanner

[illegible]

درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور سوالات کے درست جوابات کی نشان دہی کریں۔

موسم گرما کے بعد ہی خزاں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں پودوں اور گھاس کی افزائش رک جاتی ہے۔ درختوں کے پتے زرد ہونے لگتے ہیں اور پھر کم زرد ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اور پھول مرجھا جاتے ہیں۔ موسم خزاں میں پرندے اور حشرات الارض اپنے اپنے ٹھکانوں کا رخ کرتے ہیں۔ خشک ہوائیں چلتی ہیں اور ہر طرف اداسی کا عالم ہوتا ہے اس کے باوجود لوگ اس موسم کا خوش دلی سے استقبال کرتے ہیں۔ نومبر سے موسم سرما کا آغاز ہو جاتا ہے۔ دسمبر اور جنوری میں شدید سردی پڑتی ہے۔ اس موسم میں موٹے اور گرم کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ لحافوں، انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال عام ہو جاتا ہے۔ موسم سرما میں خشک میوہ جات جیسے کہ پستہ، بادام، اخروٹ، چلغوزے، گرم گرم بھنے، مکئی، کاجو اور مونگ پھلی لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ موسم سرما میں مالٹے اور کینو بھی دھوپ میں بیٹھ کر بڑے شوق سے کھائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں میں بلند و بالا پہاڑ برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ لوگ موسم سرما میں برف باری دیکھنے مری کے علاوہ نتھیا گلی، گلگت بلتستان اور ناران کاغان کا رخ کرتے ہیں۔

سوال نمبر 7: "مری، نتھیا گلی، گلگت بلتستان اور ناران کاغان" فہرست ہے:

(a) گرم علاقوں کی (b) ریگستانی علاقوں کی (c) شمالی پہاڑی علاقوں کی (d) جنوبی پہاڑی علاقوں کی

سوال نمبر 8: "پستہ، بادام، اخروٹ، چلغوزے، بھنے، مکئی، کاجو اور مونگ پھلی" فہرست ہے:

(a) مزیدار کھانوں کی (b) جنگلی پھلوں کی (c) خشک میوہ جات کی (d) مصالحہ جات کی

سوال نمبر 9: پاکستان میں شدید سردی پڑتی ہے:

(a) جون اور جولائی میں (b) دسمبر اور جنوری میں (c) جولائی اور اگست میں (d) اگست اور ستمبر میں

سوال نمبر 10: اس عبارت کا موزوں عنوان ہو گا:

(a) موسمی اثرات (b) موسم سرما (c) موسم گرما (d) موسم بہار

حصہ دوم: انشائیہ سوالات

www.Pjp.org.pk

سوال نمبر 11: "محنت کی عظمت" کے موضوع پر مضمون تحریر کریں۔ (کل نمبر 10)

سوال نمبر 12: نثر پارہ کو غور سے سنیں اور پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات زبانی سنائیں۔ (کل نمبر 15)
(ہدایت برائے ممتحن: نثر پارہ درسی کتب میں دیا گیا ہے۔)

سوال نمبر 13: درج ذیل نثر پارہ غور سے پڑھیں اور اس نثر پارے کا خلاصہ بھی سنائیں۔ (کل نمبر 10)

اسلام نے ماں کو جو مقام عطا کیا ہے سب ہی اس سے واقف ہیں۔ ماں کے قدموں تلے جنت کا ہونا، اس امر کا غماز ہے کہ ماں کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ عورت چار بنیادی حیثیتوں میں ہمارے سامنے آتی ہے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تمام ضروریات پوری کریں۔ اس کے نان و نفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کریں۔ اس سے نرمی اور شفقت سے پیش آئیں اسلام نے بھی حکم دیا ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں کسی قسم کا فرق روا نہ رکھا جائے۔ اسلام نے عورت کو ہر روپ میں عزت و احترام کے قابل ٹھہرایا۔ آج کل خواتین مردوں کے شانہ بہ شانہ ہر شعبہ زندگی میں اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ ہم اگر بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ صلاحیتوں کے اعتبار سے لڑکیاں لڑکوں سے پیچھے نہیں۔

CamScanner

سوال نمبر 11: "محنت کی عظمت" کے موضوع پر مضمون تحریر کریں۔ (کل نمبر 10)

دنیا میں بہت سے کامیاب ترین انسانوں کو دیکھیں تو انھوں نے اپنی کمزوری کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کیا اور اپنی منزل مقصود کو حاصل کر کے ہی دم لیا۔ دنیا میں ایسے بے شمار کامیاب لوگ ہیں جنھیں اپنے ابتدائی دور میں بہت سی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے دکھ کا سامنا کیا۔ ان پر مصیبتوں کے بہت سارے پہاڑ ٹوٹے۔ حالات نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ رکے نہیں، ڈرے نہیں، گھبرائے نہیں اور ہر قسم کے برے حالات کا سامنا کیا اور آگے بڑھتے رہے۔ ہمارے روزمرہ کے معمولات، کام، عملی قدم، ہر روز کی محنت، روزمرہ کی قربانیاں، ہر روز خود کو سنبھالنا، روزمرہ کے فیصلے، عملی علمی گفتگو،، بغیر رکے، بغیر تھکے ہی ہمیں اپنی منزل مقصود تک لے جاتے ہیں۔ منزل طے اور ارادہ مضبوط ہو تو کامیابی ضرور مقدر بنتی ہے۔ کامیابی ایسے ہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنی کامیابی کے لیے کئی راتیں جاگتے ہیں اور ہر روز اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔ یہی ہر روز کی محنت ہمیں اپنی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو کامیاب لوگوں میں شمار کرنا چاہتے ہیں تو کوشش کریں کہ سخت محنت کو اپنا شعار بنالیں۔ انسان کو جو کچھ ملنا ہے اور جتنا کچھ ملتا ہے وہ بلاشبہ طے ہے اور انسان جو بھی کرے گا اسے اسی حساب سے ملتا ہے۔

CS CamScanner

1. آپ نے جو تحریر سنی ہے اس کا تعلق نثر سے ہے یا نظم سے؟
2. "ذوالکتیفہ" کیا چیز تھی؟ اور اس کے مالک کا نام کیا تھا؟
3. اس تحریر کا مرکزی خیال سنائیں۔

1. سنائی گئی تحریر کا تعلق نثر سے ہے۔
2. "ذوالکتیفہ" ایک تلوار تھی اور اس کے مالک کا نام سعید بن العاص تھا۔
3. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی تاریخ کے ایک نڈر اور بہادر جنگ جو تھے جنھوں نے بہت سی جنگوں میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ مکہ میں بیماری کے وقت انھیں اپنی جائیداد اور ہجرت کی حیثیت کی فکر لاحق ہوئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزدہ بدر میں غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے سعید بن العاص کو جو کہ لشکرِ کفار کا سر خیل تھا، تہ تیغ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی ذوالکتیفہ نامی تلوار پسند آگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تلوار کے لیے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ چوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم سے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اسے جہاں سے اٹھایا ہے، وہیں رکھ دو۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ کچھ تو ان کی وفات کا صدمہ اور کچھ تلوار نہ ملنے کا افسوس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چپ چاپ واپس آگئے لیکن پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد سورۃ الانفال نازل ہوئی اور سرورِ کائنات نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر تلوار لینے کی اجازت دے دی۔ غزدہِ سے فتح مکہ تک جتنے بھی معرکے پیش آئے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہادری و جاں بازی کے ساتھ ساتھ سب میں پیش پیش رہے۔ فتح مکہ کے بعد غزدہ حنین میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت جاں نثاری، ثبات اور پامردی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت دل چسپ واقعہ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر دہ مکہ مکرمہ میں موجودگی کے دوران بیمار ہو گئے۔ بیماری اتنی زیادہ بڑھی کہ بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ اب انھیں دو باتوں کی فکر لاحق ہوئی۔ پہلی تو یہ کہ ان کی اولاد میں ایک صاحب زادی کے سوا کوئی وارث نہیں تھا اور جائیداد خاصی تھی، انھیں فکر تھی کہ جائیداد کا کیا بنے گا اور دوسری فکر یہ تھی کہ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مکہ مکرمہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کی تھی اور اب مکہ میں موت آنے کی صورت میں انھیں یہ پریشانی تھی کہ اگر میں یہاں فوت ہو گیا اور یہیں دفن ہو گیا تو میری ہجرت کا کیا بنے گا، کیا میری ہجرت منسوخ اور باطل تو نہیں ہو جائے گی؟

CS CamScanner

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے سعید بن العاص کو جو کہ لشکرِ کفار کا سرخیل تھا، تہ تیغ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی ذوالکتیفہ نامی تلوار پسند آگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تلوار کے لیے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ چوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم سے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اسے جہاں سے اٹھایا ہے، وہیں رکھ دو۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ کچھ تو ان کی وفات کا صدمہ اور کچھ تلوار نہ ملنے کا افسوس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چپ چاپ واپس آگئے لیکن پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد سورۃ الانفال نازل ہوئی اور سرورِ کائنات نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر تلوار لینے کی اجازت دے دی۔ غزوۂ سے فتح مکہ تک جتنے بھی معرکے پیش آئے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہادری و جاں بازی کے ساتھ ساتھ سب میں پیش پیش رہے۔ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت جاں نثاری، ثبات اور پامردی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت دل چسپ واقعہ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر وہ مکہ مکرمہ میں موجودگی کے دوران بیمار ہو گئے۔ بیماری اتنی زیادہ بڑھی کہ بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ اب انھیں دو باتوں کی فکر لاحق ہوئی۔ پہلی تو یہ کہ ان کی اولاد میں ایک صاحب زادی کے سوا کوئی وارث نہیں تھا اور جائیداد خاصی تھی، انھیں فکر تھی کہ جائیداد کا کیا بنے گا اور دوسری فکر یہ تھی کہ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مکہ مکرمہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کی تھی اور اب مکہ میں موت آنے کی صورت میں انھیں یہ پریشانی تھی کہ اگر میں یہاں فوت ہو گیا اور یہیں دفن ہو گیا تو میری ہجرت کا کیا بنے گا، کیا میری ہجرت منسوخ اور باطل تو نہیں ہو جائے گی؟

1. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالکتیفہ نامی تلوار لے جانے کی اجازت کیوں نہ دی گئی؟
2. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالکتیفہ تلوار کس کو قتل کر کے حاصل کی تھی؟
3. حضرت سعد بن ابی وقاص کے کتنے بچے تھے؟

1. کیوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔
2. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالکتیفہ تلوار سعید بن العاص کو قتل کر کے حاصل کی۔
3. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صرف ایک بیٹی تھی۔

CamScanner

ہنگول نیشنل پارک بلوچستان اور پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے جو چھ لاکھ انیس ہزار تینتالیس ہیکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ کراچی سے 190 کلو میٹر دور یہ پارک بلوچستان کے تین اضلاع گوادر، لسبیلہ اور آواران کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں بہنے والے دریائے ہنگول کی وجہ سے اس کا نام ہنگول نیشنل پارک رکھا گیا ہے۔ اس علاقہ کو 1988ء میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا۔ ہنگول نیشنل پارک اس وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ اس میں چار مختلف قسم کے ماحولیاتی نظام کا پایا جاتا ہے۔ ہندوؤں کا ہنگلاج مندر بھی اس پارک میں واقع ہے۔ یہ پارک طبعی طور پر پہاڑ، ریت کے ٹیلوں اور دریا کے ساتھ سیلابی میدان وغیرہ میں بٹا ہوا ہے۔ ہنگول ندی نیشنل پاک سے ہو کر گزرتی ہے اور سمندر میں گرنے سے پہلے ایک مدوجزر والا دہانہ بناتی ہے جو کئی ہجرت کرنے والے آبی پرندوں اور دلدلی مگرمچھوں کا مسکن ہے۔ اس پارک کے جنگلی حیات کے حیوانات میں ابیکس، یورال، چنکارہ، لومڑی، گیڈر، بھیڑیا وغیرہ شامل ہیں۔ پرندوں میں تیتر، گراؤس، ہوبارہ، بوسٹرڈ، باز، چیل، مرغابی، ترن، چہا، فالکن وغیرہ شامل ہیں۔

i. ہنگول نیشنل پارک کہاں واقع ہے؟

ii. اس پارک میں کون کون سے پرندے پائے جاتے ہیں؟

iii. دلدلی جگہوں سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 1: ہنگول نیشنل پارک بلوچستان میں واقع ہے۔

سوال نمبر 2: ہنگول پارک میں تیتر، گراؤس، ہوبارہ، بوسٹرڈ، باز، چیل، مرغابی، ترن، چہا، فالکن وغیرہ پرندے پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 3: وہ نشیبی زمین جو کہ پانی کے اثر سے اتنی نرم اور لیس دار ہو گئی ہو کہ اس میں پاؤں دھنس جائیں۔

CamScanner

ہنگول نیشنل پارک بلوچستان اور پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے جو چھ لاکھ انیس ہزار تینتالیس ہیکٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ کراچی سے 190 کلو میٹر دور یہ پارک بلوچستان کے تین اضلاع گوادر، لسبیلہ اور آواران کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں بہنے والے دریائے ہنگول کی وجہ سے اس کا نام ہنگول نیشنل پارک رکھا گیا ہے۔ اس علاقہ کو 1988ء میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا۔ ہنگول نیشنل پارک اس وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ اس میں چار مختلف قسم کے ماحولیاتی نظام کا پایا جانا ہے۔ ہندوؤں کا ہنگلاج مندر بھی اس پارک میں واقع ہے۔ یہ پارک طبعی طور پر پہاڑ، ریت کے ٹیلوں اور دریا کے ساتھ سیلابی میدان وغیرہ میں بٹا ہوا ہے۔ ہنگول ندی نیشنل پاک سے ہو کر گزرتی ہے اور سمندر میں گرنے سے پہلے ایک مدو جزر والا دہانہ بناتی ہے جو کئی ہجرت کرنے والے آبی پرندوں اور دلدلی مگر مچھوں کا مسکن ہے۔ اس پارک کے جنگلی حیات کے حیوانات میں ہبیکس، یورال، چنکارہ، لومڑی، گیڈر، بھیڑیا وغیرہ شامل ہیں۔ پرندوں میں تیتر، گراؤس، ہوبارہ، بوسٹرڈ، باز، چیل، مرغابی، ترن، چہا، فالکن وغیرہ شامل ہیں۔

i. اس پارک میں کون کون سے جانور پائے جاتے ہیں؟

ii. ہنگول پارک کا کراچی سے فاصلہ کتنا ہے؟

iii. ہجرت سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 1: اس پارک کے جنگلی حیات کے حیوانات میں ہبیکس، یورال، چنکارہ، لومڑی، گیڈر، بھیڑیا وغیرہ شامل ہیں۔

سوال نمبر 2: اس کا کراچی سے فاصلہ 190 کلو میٹر ہے۔

سوال نمبر 3: ہجرت سے مراد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی ہے۔

CS CamScanner

اسلام کی آمد سے قبل دنیا گمراہی اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کمزوروں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا، جب کہ طاقت ور قبائل کمزور قبائل پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ لیتے اور عورتوں اور مردوں کو غلام بنالیتے تھے۔ عورتوں کی عزت محفوظ نہ تھی اور بیت اللہ شریف بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ لوگ برہنہ ہو کر اس کا طواف کرتے اور عام طور پر بت پرستی ہی اُن کا مذہب تھا۔ سرزمینِ عرب میں صدیوں سے بتوں کی پوجا جاری تھی۔ ایسے اندھیرے دور میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے باطل معبودوں کو پاش پاش کر کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ عرب ہی نہیں بلکہ مصر، شام، اندلس، عراق، ترکستان، افغانستان اور سندھ میں بھی بت پرستی عام تھی۔ اس زمانے کی اقوام میں ہندو قوم وہ ہے جو آج تک بتوں کی پوجا جاری رکھے ہوئے ہے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے اسلام کا پیغام ہندوستان تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سب سے پہلا حملہ نوجوان فاتح محمد بن قاسم نے سترہ سال کی عمر میں کیا۔ بعد ازاں محمود غزنوی، شہاب الدین غوری اور دیگر مسلم فاتحین نے اپنی فتوحات کے ذریعے ہندوستان میں اسلامی حکومت کو مضبوط کیا۔ اس سرزمین کو اسلام کا گہوارہ بنانے میں اولیائے کرام کا کردار نہایت اہم ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور دیگر اولیا دور دراز علاقوں سے ہجرت کر کے برصغیر آئے۔ ان کے اخلاق، برداشت، حکمت اور انسان دوستی نے لاکھوں ہندوؤں کو اسلام کی روشن تعلیمات سے متاثر کیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

1۔ سرزمین عرب میں کب سے بتوں کی پوجا ہو رہی تھی؟

2۔ کس شخصیت نے ان بتوں کو پاش پاش کیا؟

3۔ موجودہ زمانے میں کون سی قوم بتوں کی پوجا کر رہی ہے؟

1. سرزمین عرب میں صدیوں سے بتوں کی پوجا ہو رہی تھی۔

2. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بتوں کو پاش پاش کیا۔

3. اس دور میں ہندو ایک ایسی قوم ہے جو آج بھی بتوں کی پوجا کر رہی ہے۔

CS CamScanner

اسلام کی آمد سے قبل دنیا گمراہی اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کمزوروں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا، جب کہ طاقت ور قبائل کمزور قبائل پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ لیتے اور عورتوں اور مردوں کو غلام بنا لیتے تھے۔ عورتوں کی عزت محفوظ نہ تھی اور بیت اللہ شریف بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ لوگ برہنہ ہو کر اس کا طواف کرتے اور عام طور پر بت پرستی ہی اُن کا مذہب تھا۔ سرزمینِ عرب میں صدیوں سے بتوں کی پوجا جاری تھی۔ ایسے اندھیرے دور میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے باطل معبودوں کو پاش پاش کر کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ عرب ہی نہیں بلکہ مصر، شام، اندلس، عراق، ترکستان، افغانستان اور سندھ میں بھی بت پرستی عام تھی۔ اس زمانے کی اقوام میں ہندو قوم وہ ہے جو آج تک بتوں کی پوجا جاری رکھے ہوئے ہے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے اسلام کا پیغام ہندوستان تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سب سے پہلا حملہ نوجوان فاتح محمد بن قاسم نے سترہ سال کی عمر میں کیا۔ بعد ازاں محمود غزنوی، شہاب الدین غوری اور دیگر مسلم فاتحین نے اپنی فتوحات کے ذریعے ہندوستان میں اسلامی حکومت کو مضبوط کیا۔ اس سرزمین کو اسلام کا گہوارہ بنانے میں اولیائے کرام کا کردار نہایت اہم ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور دیگر اولیا دور دراز علاقوں سے ہجرت کر کے برصغیر آئے۔ ان کے اخلاق، برداشت، حکمت اور انسان دوستی نے لاکھوں ہندوؤں کو اسلام کی روشن تعلیمات سے متاثر کیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

1۔ سرزمین عرب کے علاوہ اور کن علاقوں میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی؟

2۔ ہندوستان میں اسلام پھیلانے والے دو اولیائے کرامؒ کا نام بتائیں۔

3۔ ہندوستان میں اسلام پھیلنے کا سب سے بڑا سبب کیا تھا؟

1- سرزمین عرب کے علاوہ مصر، شام، اندلس، عراق، ترکستان، افغانستان، اور سندھ میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔

2- حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ

3- ہندوستان میں اسلام پھیلنے کا سب سے بڑا سبب اولیائے کرامؒ کی تبلیغ تھا۔

CS CamScanner

سوال نمبر 13: درج ذیل نثر پارہ غور سے پڑھیں اور اس نثر پارے کا خلاصہ بھی سنائیں۔ (کل نمبر 10)

اسلام نے ماں کو جو مقام عطا کیا ہے سب ہی اس سے واقف ہیں۔ ماں کے قدموں تلے جنت کا ہونا، اس امر کا غماز ہے کہ ماں کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ عورت چار بنیادی حیثیتوں میں ہمارے سامنے آتی ہے، ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تمام ضروریات پوری کریں۔ اس کے نان و نفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کریں۔ اس سے نرمی اور شفقت سے پیش آئیں اسلام نے بھی حکم دیا ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں کسی قسم کا فرق روا نہ رکھا جائے۔ اسلام نے عورت کو ہر روپ میں عزت و احترام کے قابل ٹھہرایا۔ آج کل خواتین مردوں کے شانہ بہ شانہ ہر شعبہ زندگی میں اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ ہم اگر بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ صلاحیتوں کے اعتبار سے لڑکیاں لڑکوں سے پیچھے نہیں۔

نمونہ جواب:

اسلام نے عورت بلند مقام عطا کیا ہے۔ عورت کے تمام رشتے یعنی ماں، بہن، بیوی اور بیٹی بہت مقدس ہیں۔ بیوی سے حسن سلوک اور اس کا نان و نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔ آج عورتیں زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کھڑی ہیں۔

CS CamScanner

سوال نمبر 13: درج ذیل نثر پارہ غور سے پڑھیں اور اس نثر پارے کا خلاصہ بھی سنائیں۔ (کل نمبر 10)

قائد اعظمؒ ایمان دار، باہمت، نڈر اور مستقل مزاج انسان تھے۔ ان کا دامن لالچ اور ہوس سے پاک تھا۔ وہ کسی جج یا ساتھی وکیل سے بھی اپنی شان کے خلاف کوئی لفظ سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ ناسامعد حالات میں گھبراتے نہیں تھے اور نہ کبھی دغا اور فریب سے کام لیتے تھے۔ ان کی سیاست صاف ستھری اور پاکیزہ تھی۔ جس بات کو حق سمجھتے، اس کے بارے میں کسی سے سمجھوتا نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مصلحت سے کام لیتے تھے۔ خوش پوشی کا انھیں بے حد شوق اور سلیقہ تھا جو آخر تک قائم رہا۔ ہندوستان کے کتنے ہی وائسرائے نے ان کی خوش پوشی کی تعریف کی۔ پاکستان کا قیام ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

نمونہ جواب:

قائد اعظمؒ ایمان دار، بہادر اور سچے آدمی تھے۔ مشکل وقت میں گھبراتے نہیں تھے۔ وہ صاف ستھری سیاست پر یقین رکھتے تھے، دھوکے بازی اور فریب کو ناپسند کرتے تھے۔ خوش پوشی کا انھیں بے حد شوق اور سلیقہ تھا جو آخر تک قائم رہا۔ پاکستان کا قیام ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

CS CamScanner

سوال نمبر 13: درج ذیل نثر پارہ غور سے پڑھیں اور اس نثر پارے کا خلاصہ بھی سنائیں۔ (کل نمبر 10)

عصر حاضر میں کرپشن کے خاتمے کا دنیا بھر میں تیزی سے مقبول ہوتا ہوا ایک طریقہ ڈیجیٹلائزیشن بھی ہے۔ اس طریقے کے تحت وہ سرکاری اہل کار جنھوں نے کسی شہری کا کوئی کام کرنا ہوتا ہے اور وہ شہری جنھوں نے ان سے کوئی کام کروانا ہوتا ہے، دونوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا جاتا ہے، یعنی شہریوں کے مسائل آن لائن یا ڈیجیٹل نظام کے تحت ایک خودکار انداز میں حل کیے جاتے ہیں، جس کی مدد سے وہ اپنے گھروں یا دفاتر میں بیٹھے بیٹھے اپنے مسائل و معلومات اور دستاویزات کو متعلقہ ادارے کے ڈیجیٹل پورٹل پر اَپ لوڈ کر دیتے ہیں جس کے بعد متعلقہ اہل کاروں کے لیے موصول ہونے والے ڈیٹا کے درست ہونے پر شہریوں کے مسائل حل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یوں جب درخواست گزار اور درخواستوں پر عمل درآمد کرنے والے ایک دوسرے کے سامنے ہی نہیں آتے اور ایک دوسرے سے واقف ہی نہیں ہوتے تو پھر ظاہر ہے کہ ان کے لیے ہیر اپھیری کرنا یا ایک دوسرے سے پیسے یا کوئی دوسرا مفاد لینا بھی آسان نہیں رہتا۔

ممکنہ جواب:

عصر حاضر میں کرپشن کے خاتمے کا دنیا بھر میں تیزی سے مقبول ہوتا ہوا ایک طریقہ ڈیجیٹلائزیشن ہے۔ شہریوں کے مسائل آن لائن یا ڈیجیٹل نظام کے تحت ایک خودکار انداز میں حل کیے جاتے ہیں۔ زیادہ تر دونوں ایک دوسرے سے ناواقف رہتے ہیں اور اس طرح صارفین اور اہل کاروں کے لیے ہیر اپھیری کرنا یا ایک دوسرے سے پیسے یا کوئی دوسرا مفاد لینا بھی آسان نہیں رہتا۔

CamScanner